

سفر شام..... دمشق حلب، حماة، حمص

بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین.....

گزشتہ شب سونے سے قبل یہ طے کر لیا تھا کہ صبح حلب جانا ہے..... چنانچہ حلب جانے کے لیے علی الصبح ہم..... کراج ابو لمانات..... جا پہنچے، آپ حیران نہ ہوں کہ یہ کیراج ابو لمانات کیا بلا ہے دراصل بولمان یہاں بڑی بسوں کا اسم گرامی ہے، اس کی وجہ تسمیہ ہم کیا جانیں کوئی شامی بھی بتانہ سکا، تو..... کیراج ابو لمانات کا مطلب ہوا جزل بس سٹینڈ..... حلب کا ٹکٹ لیا جس بس سے روانگی ہوئی وہ قد موس کمپنی کی بولمان (بس) ہے یہ بس ۸ بجے روانہ ہو کر ۱۲ بجے حلب پہنچی تو ہلکی ہلکی پھوار پڑ رہی تھی۔ ساڑھے بارہ بجے حلب میں جامع اموی کے برابر ایک چھوٹی مسجد میں نماز ظہر ادا کی ان دنوں جامع اموی میں نماز نہیں ہو رہی تسلیح و اصلاح کا کام ہو رہا ہے۔ اس لئے برابر میں ایک چھوٹی مسجد میں جماعت کا اہتمام ہے۔ نماز ظہر کے بعد جامع اموی میں اللہ کے برگزیدہ پیغمبر سیدنا زکریا علیہ السلام کے مزار مبارک کی زیارت اور اللہ کے اس جلیل القدر نبی کی بارگاہ میں سلام پیش کیا جس کا ذکر اللہ نے قرآن کریم کے ذریعہ باقی رکھا ہے۔ آپ نے اپنے رب سے سو سال کی عمر میں اولاد کی خواہش کا اظہار کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کی بشارت دی اور قرآن کریم میں ان الفاظ کے ساتھ اس کا ذکر کیا:۔ یٰٰذَا زکریٰ اٰنٰا نبشـرک بغلام اسمہ یحیی لم نجعل لہ من قبل سمیّا.....

سو سال کی عمر میں اولاد ملنا حیرت انگیز بات تھی مگر وہ قادر مطلق جو علی کل شئی قدیر ہے اور وہ جب جو کرنا چاہتا ہے تو انما یقول لہ کن..... اور وہ فیکون ہو جاتا ہے۔ پھر قلعہ حلب اور جامع ابو بکر اور مقبرۃ الصالحین کی زیارت کی۔ حلب اسلامی دور کے معروف شہروں میں شمار ہوتا ہے اور تاریخی اعتبار سے تو یہ خاصا قدیم ہے اس کی قدامت کا صحیح اندازہ تو نہیں لگایا جاسکتا لیکن حضرت زکریا علیہ السلام کے دور تک تو قرآن سے اس کی قدامت ثابت ہے۔ پھوار بارش میں بدل گئی تھی موسم شہر میں حسن پیدا کر دیا تھا اڑھائی بجے کے قریب میں واپس بس اسٹاپ بلکہ بس اسٹینڈ پر آگیا اور میں نے حلب سے حماة کی راہ لی۔

ہماہ ایک چھوٹا سا مگر خوبصورت شہر ہے اس کی سڑکیں اور گلیاں صاف ستھری ہیں اور سبزے نے شہر کے حسن میں یوں اضافہ کر دیا جیسے کسی دہان نے سبز ریشمی چادر اوڑھ کر چہرہ کھول دیا ہو ہیں۔

ہماہ حلب سے زیادہ دور نہیں نصف گھنٹے میں گاڑی حماۃ پہنچ گئی اور یہ گاڑی وہی خوبصورت بس ہے جسے یہاں نہ جانے کیوں بولمان کہا جاتا ہے۔ بس اسٹینڈ پر اتر کر ایک فون بوتھ سے دمشق فون کیا کیونکہ وہاں مولانا شیخ عبداللہادی صاحب کے ہاں ہماہ کے ایک نوجوان سے ملاقات ہوئی تھی جو حضرت عبداللہادی صاحب کا مرید اور شاگرد تھا اور اس نے اپنا فون نمبر دیا تھا کہ ہماہ کی زیارات کے لیے وہ رہنمائی کرے گا۔ اور اسے میری میزبانی سے مسرت ہوگی مگر افسوس کہ میں اس کا فون نمبر اور ایڈریس والد پرچہ دمشق میں ہوٹل رافدین کے اپنے کمرہ ہی میں بھول آیا تھا۔

دو تین بار فون کرنے کے بعد شیخ حسام سے اس کا پتہ مل گیا کہ اس کا نام محمد کمال ہے اور وہ مکتبہ الذاکرین کا مالک ہے۔ چنانچہ اب مسئلہ یہ تھا کہ مکتبہ الذاکرین پر پہنچا جائے فون بوتھ جس دکان پر نصب تھا وہ ایک ایسی کمینٹن تھی جس پر کولڈ ڈرنک اور بسکٹ وغیرہ میسر تھے مگر چائے نہیں تھی جبکہ مجھے چائے اور دو پہر کے کھانے کے قائل مقام کی شدید خواہش ہو رہی تھی۔ اس کمینٹن کا مالک ایک ۶۵ سالہ شخص تھا وہ اور اس کا بیٹا کمینٹن پر تھے اس بزرگ نے جس کا نام سیام المنجد تھا مجھے پیش کش کی کہ وہ مجھے اپنے گھر اور پھر شہر کے تاریخی مقامات پر لے چلے کو تیار ہے مگر میں نے

اس سے مکتبہ الذاکرین اور کمال تک رسائی میں مدد چاہی چنانچہ وہ خود از راہ کرم میرے ساتھ ہولیا۔ اور ہم شہر کی اس سڑک پر پہنچے جس پر مکتبات ہیں۔ اس سڑک کا نام دباغہ ہے۔ افسوس کہ تلاش بسیار کے باوجود ہمیں یہاں کہیں مکتبہ الذاکرین نہ ملا۔ میں نے عصر کی نماز ابھی ادا نہیں کی تھی اور وقت تیزی سے گزر رہا تھا کہ ایک مسجد پر نظر پڑی میں نے اس بزرگ سے کہا کہ آئیے ہم نماز ادا کر لیں اس نے کہا میں اگلی گلی سے مکتبہ کے بارے میں معلومات کرتا ہوں اور آپ مسجد میں دو گناہ ادا کر لیں۔ میں مسجد میں داخل ہوا دو گناہ ادا کی اور ایک شخص سے پوچھا کہ یہاں کوئی مکتبہ الذاکرین ہے وہ ابھی جواب کے بارے میں غور ہی کر رہا تھا کہ مسجد کے کسی گوشے سے آواز آئی..... ایواہ انا عاقر فھا..... ہاں میں جانتا ہوں۔ میں اس آواز کی طرف متوجہ ہوا تو ایک کونے میں ایک نوجوان قرآن کریم کی تلاوت کر رہا تھا۔ میں اس کے پاس پہنچا تو اس نے مصحف بند کیا اور پھر اٹھ کر بڑی محبت سے استقبال و سلام کیا۔ یہ بارش خوبصورت نوجوان وہی تھا جس نے

کمال کے عزیز تھے انہوں نے ہماری موبائل فون پر شیخ کمال سے بات کرائی تو معلوم ہوا کہ شیخ کمال ابھی دمشق سے واپس نہیں پہنچے ہیں۔ شیخ کمال نے زور دے کر کہا کہ آپ میرے گھر چل کر آرام کریں میں ابھی روانہ ہوتا ہوں اور تین گھنٹے میں انشاء اللہ پہنچ جاؤں گا۔ مگر میں ان کی یہ پر خلوص پیش کش قبول نہ کر سکا کہ میرے پاس وقت کم تھا اور مجھے ابھی کئی دیگر شہروں بھی جانا تھا۔ انہوں نے بڑا اصرار کیا پھر فون پر اپنے عزیزوں سے کہا کہ وہ میرے پاؤں پکڑ لیں اور رکنے کی التجا کریں انہوں نے بھی بہت اصرار کیا مگر میں مجبور تھا کہ ان کی میزبانی قبول کرنے سے کھانے اور آرام پانے کے سوا کوئی خاص مقصد حاصل نہ ہوتا جبکہ میں یہ سب کچھ قربان کر کے سفر پر نکلا ہوں اور میرا اصل مشن جو زیارات کا ہے وہ متاثر ہوتا ہے چنانچہ شیخ کمال نے اسی نوجوان عمر توفیق سے کہا کہ وہ مجھے اگر نہ مانوں تو فلاں فلاں مقامات کی زیارت و سیر کرادے اور مجھے فون پر بتایا کہ یہ نوجوان عمر توفیق میرا بہت قریبی دوست اور ساتھی ہے یہ آپ کی پوری خدمت اور رہنمائی کرے گا۔ اور وہ تو پہلے ہی سراپائے خلوص تھا۔ خیر ہم یہاں سے روانہ ہوئے ٹیکسی لی اور ایک مسجد پہنچے جہاں نام مسجد التکیہ ہے اسی مسجد کے صحن میں ایک مزار مبارک ہے جس کے بارے میں بتایا گیا کہ اسی صدی کے اس شہر کے یہ بہت بڑے عالم اور شیخ طریقت گزرے ہیں اور یہاں کے لوگ انہیں القطب الخامس کہتے ہیں۔ ان کا اسم گرامی شیخ محمود شفقہ بتایا گیا یہاں فاتحہ خوانی کے بعد ہم پھر ٹیکسی لیکر اس جگہ پہنچے جہاں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا مزار مبارک بتایا جاتا ہے۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے منسوب یہ مزار مبارک ایک پل کے پاس ہے ہم ایک نہر نما پانی کے نالہ کے پاس پہنچے سیڑھیاں اتر کر ایک کمرے میں داخل ہوئے جس میں یہ مزار ہے۔ اس کی چابی جن صاحب کے پاس تھی تو فقیں انہیں جانتا تھا چابی لی اور ہم مزار مبارک پر حاضر ہوئے فاتحہ خوانی کے مگر دل نہیں مانا کہ اتنے عظیم شخص کا مزار اس طرح اور اس جگہ ہوگا اور مزار مبارک سے بھی کوئی توجہ ادھر محسوس نہیں ہوئی ورنہ دیگر مقامات پر کیفیت کچھ اور رہی واللہ اعلم بالصواب کہ حضرت حسان یہاں کب اور کیوں تشریف لائے اور کیسے ان کی مرقد یہاں بنی۔ تاریخی طور پر کیا ثابت ہے اسے کتب تاریخ میں دیکھنا پڑے گا۔

بہر کیف یہاں سے نکلے تو چند ایک تاریخی مقامات جیسے ملک الحماة (حماتہ کے بادشاہ) کی مسجد اور سیرگا ہوں سے ہوتے ہوئے ہم واپس مکتبہ الغزالی آئے توفیق نے چائے بنائی اور..... ایک کپ پر خلوص کالی چائے..... پی کر میں نے ان سے اجازت لی انہوں نے

مجھے ایک قلم ایک ڈائری اور ایک ٹیلیفونک ڈائری کا تحفہ دیا اور ٹیکسی میں بیٹھا کر الوداع کہا۔ محمد کمال نجبا ر کا پتہ یہ ہے۔ اس کے بھائی کا نام غانم الامطہ ہے۔ مکتبہ الذاکرین۔ الشریعہ۔ الحماة۔ فون۔ ۳۱۰۹۱۸۔ ۳۱۰۹۱۸ گھر

موبائل ۰۹۳۳۱۰۹۱۸۔ مکتبہ۔ ۲۱۵۷۵۳۔ اس صالح نوجوان عمر توفیق الفاروق کا پتہ یہ ہے۔ مکتبہ الغزالی۔ دباغہ۔ الحماة۔ سوريا۔ فون۔ ۲۳۷۷۷۲۳۔ ۲۱۳۳۳۱۔ فواز محمد سیام المنجد کا پتہ یہ ہے۔ کافتریا الرحاب فی کراج البولمان الجدید۔ حماة۔ سوريا۔ فون۔ ۲۳۱۶۵۳۔ المنزل: جانب جامع الایمان الشریعہ۔ بقالة المنجد ابو فواز۔ ۵۱۵۱۶۹ھ۔ ۲۱۳۳۷۲ میں بس اسٹینڈ پہنچا تو میں نے اس..... یا کینٹین پر آ کر دیکھا تو وہ بزرگ ابو فواز یہاں موجود تھے انہوں نے چھوٹے ہی پوچھا کیا گزری جیسے انہیں بے چینی ہو کہ نہ جانے اس نوجوان نے کیا کیا۔ بہر کیف میں نے ساری روئیدا دسنائی ان کا اور ان کے بیٹے فواز محمد کا شکر یہ ادا کیا اور پھر میں بس سروس کے آفس پہنچا جہاں سے میں نے حمص جانے کا ٹکٹ حاصل کیا اس وقت شام کے پونے سات بج رہے تھے اور شام سات بجے حمص کے لیے بس روانہ ہونی تھی۔ یہاں میں نے محسوس کیا کہ بسیں وقت کی پابندی کے ساتھ روانہ ہوتی ہیں ان آپٹیل بسوں میں جو بڑی صاف ستھری اور آرام دہ ہوتی ہیں کوئی ریوڑی بیچنے والا..... کوئی مونگ بھلی بھجے بادام..... یا آئس کریم یا جوس والا نہیں چڑھتا اور نہ کوئی فقیر خیرات طلبی کے لیے آتا ہے۔ دمشق سے حلب و حماة تک میں نے کوئی بھیک مانگنے والا بھی نہیں دیکھا۔

بسوں میں ریکارڈنگ کا شور نہیں ہوتا البتہ مسافروں کی ضیافت کے لیے وی سی آر اور ان پر یہاں کے لوگوں کے مزاج کے مطابق فلمیں چلائی اور دکھائی جاتیں ہیں۔ اور ٹیپ ریکارڈ پر گانے بھی سنوانے کا معقول انتظام نامعقول موجود ہے۔ مگر شور شرابہ سے نہیں جیسی دہشتی آواز میں۔

بسوں کی روانگی میں باقاعدگی کے حوالہ سے مجھے دمشق میں بتایا گیا تھا کہ دو کمپنیاں الاصلی اور قد موس وقت کی بڑی پابند ہیں۔ اور واقعی میں نے انہیں ایسا ہی پایا قد موس کمپنی یہاں بس سروس کے علاوہ ٹی سی ایس طرز کی کوریئر سروس بھی مہیا کرتی ہے۔ میں نے دیکھا کہ جہاں جہاں قد موس پہنچی بس جاتی تھی ہر جگہ وہ کچھ پیکٹ اتارتی اور کچھ لوڈ کرتی تھی جو کوریئر سروس طرز کے بنے ہوئے تھے۔ اور بورڈ پر بھی لکھا ہوتا تھا..... قد موس لنقل البضائع والر کتاب

بے بجے بس روانہ ہوئی اور ساڑھے سات آٹھ کے مابین حمص پہنچی۔ بس سے اتر کر ایک

ویگن میں سوار ہوئے جس کے بارے میں وہاں دیگر مسافروں سے معلوم ہوا تھا کہ یہ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک کے قریب پہنچائے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا چند منٹوں میں ہم جامع سیدنا خالد کے سامنے تھے مسجد پہنچ کر وضو تازہ کیا اور تحسیۃ المسجد ادا کی پھر نماز مغرب قضاء ادا کی اور یہ سب حضرت سیدنا خالد بن ولید کے قدموں کی جانب ہوا ازاں بعد تسلیمات کے لیے فقیر بارگاہ مجاہد عظیم میں ایک مجرم کی حیثیت سے دست بستہ کھڑا ہوا۔ ایک ایسا مجرم جس نے اپنی قوم کو اقوام غیر کے سامنے ڈھیر ہوتے اور زیر ہوتے دیکھا ہے اور جو خون مسلم بدست مسلم کے جرم میں خود کو شریک تصور کرتا ہے کہ افغانستان میں ہزاروں مسلمانوں کو تہ تیغ کرنے میں شریک معاون قوم کا ایک فرد اس مرد مجاہد کے دربار میں کھڑا ہے جس نے اپنی ملت کو جھکنا نہیں اٹھنا اور ابھرنا سکھایا۔ جس نے کبھی شکست کھائی نہ کبھی شکست تسلیم کی اس کے حضور ایک شکست خوردہ قوم کا فرد آنسوؤں کی برسات اور ندامت و شرمندگی کا طوق اپنے گلے میں سجائے محتلا و آیات قرآنیہ تھا اور مزار مبارک سے نگاہیں چار کرنے کی ہمت نہیں تھی۔

مسجد کے موذن نے آ کر سلام کیا پھر نماز عشاء کا انتظار اور ہاں حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک کے بائیں جانب اسی حجرے میں ان کے صاحبزادے حضرت **کی قبر بھی ہے۔**

عشاء کی نماز کے بعد امام مسجد سے ملاقات کی اور رات حمص میں بسر کرنے کے ارادہ سے ہوٹل کا پتہ پوچھا۔ انہوں نے ایک خادم ساتھ کر دیا جو ہوٹل تک پہنچا آیا۔ اس ہوٹل کا نام بھی خالد بن ولید ہے۔

اور اس کا پتہ ہے فندق ابن الولید جورة الشیاح۔ حمص فون ۲۲۳۹۵۳۔ فون ۳۳۹۵۳۔ ایک سنگل بیڈروم کا کمرایہ ۲۰۰ لیرا طے پایا اور میں نے اپنی زمبیل ۲۰۰ لیرا ادا کر کے کمرے میں رکھ دی۔ پھر میں باہر نکلا اور میں نے سامنے موجود دکان پر جا کر کسی فون بوتھ کا دریافت کیا تو اس نے کہا اگر شام کے اندر ہی کرنا ہے تو یہاں سے کر لیجئے پھر اس نے نمبر مانگا اور موبائل فون سے نمبر ڈائل کر کے دے دیا میں نے مولانا نذیر جان نعیمی کو دمشق فون کر کے اطلاع دی کہ میں رات کو حمص میں ٹھہر گیا ہوں اور یہ کہ وہ شیخ حسام سے کہہ دیں کہ وہ الرقہ روانہ ہو جائیں میں ان کے ساتھ نہ جا پاؤں گا۔ میرا پروگرام رات کو حمص سے واپس دمشق جانے اور شیخ حسام کے ساتھ الر

تہ جائے کا تھا جہاں سیدنا اولیس قرنی رضی اللہ عنہ کا مزار شریف بتایا جاتا ہے۔
مگر جب مجھے یہ معلوم ہوا کہ جبلہ حمص کے قریب ہے اور وہاں حضرت ابراہیم ادھمؒ ملتی
رضی اللہ عنہ کا مزار ہے تو میں نے ارادہ بدل لیا کہ الحق للقریب قریب والے کا حق پہلے ہے۔
رات ہوٹل میں اس طرح بسر کی کہ ایجے سویا اور صبح سوا چار بجے قریبی مسجد کی اذان
ونکر نے اٹھا دیا۔ بس اسٹینڈ پر مجھے بتایا گیا تھا کہ جبلہ کے لیے بس صبح پونے پانچ بجے روانہ ہوگی۔
(جاری ہے)

طور سینا چیسٹ دانی بے خبر طور سینا سینہء خود را نگر

☆☆☆

ہمچو موسیٰ مست شو بر طور خویش رب ار نی گو تجلی حق نگر

عقیدہ ختم النبوة

کی تیرھویں جلد شائع ہوگئی

ملنے کا پتہ

مکتبہ برکات المدینہ متصل جامع مسجد بہار شریعت بہادر آباد کراچی